رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسہ

جلد ۲۳	مورخہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۰۹

احرار کے چکمے میں آ کر قادیان میں فتنہ و فساد پھیلانے والوں کا انجام

احرار نے قادیان میں اپنا اڈا قائم کر کے فتنہ و فساد پھیلانے۔ شرارت و بدامنی پیدا کرنے اور جماعت احمدیہ کو تکالیف پہنچانے کے لئے جو طریق اختیار کئے۔ ان میں سے ایک نہایت ہی شرمناک اور بے حد دل آزار طریق یہ بھی ہے۔ کہ قادیان کے پیشہ ور لوگوں کو جن کی اخلاقی اور مذہبی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے طرح طرح کے لالچ دے کر اور قسم قسم کے سبز باغ دکھا کر اپنے اڈے پر لگا لیا۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کی قادیان میں ترقی کے ساتھ ساتھ وہ لوگ زیادہ سے زیادہ مالی فوائد حاصل کر رہے اور روز بروز ترقی کرتے جا رہے تھے جس کا ایک کھلا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں ایک زمانہ میں دو وقت پیٹ بھر کے کھانے کو بھی نصیب نہ ہوتا تھا۔ جو نہایت غربت اور ذلت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ انہوں نے پختہ مکانات بنا لئے۔ اور پہلے کے مقابلہ میں بہت آسودہ حال ہو گئے۔ لیکن باوجود اس کے احرار نے انہیں کہا۔ کہ قادیان میں باہر کے لوگ آ کر آباد ہو رہے ہیں۔ اگر تم نے ان کی مخالفت نہ کی تو وہ تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔ تم ان کے خلاف ہر قسم کی شرارت شروع کر دو۔ اور ان کی دل آزاری کے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہو۔ کرو۔ اس میں ہم نہ صرف تمہاری امداد کرنے کے لئے موجود ہیں۔ بلکہ تمہیں اس قسم کے افعال کے نتائج سے بچانے کی بھی ذمہ واری لیتے ہیں۔

ادھر تو انہیں اس طرح ورغلایا گیا۔ اُدھر بعض لوگوں کو مالی امداد دے کر اپنا آلہ کار بنا لیا گیا۔ اور باقیوں کو یہ جھانسہ دیا گیا۔ کہ تمہیں احمدیوں سے کسی قسم کا واسطہ رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم یہاں عظیم الشان عمارتیں ہسپتال سکول۔ اور کالج بنانے والے ہیں۔ اور کئی قسم کے کارخانے جاری کرنے والے ہیں۔ ان میں تم لوگوں کو بھرتی کر لیا جائے گا۔ اور اس طرح تم مالا مال ہو جاؤ گے۔

اس قسم کے بھرّوں میں آ کر قادیان کے ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو ادھم مچایا۔ اور جو جو شرارتیں کیں۔ ان کا پتہ گزشتہ دو اڑھائی سال کی ان شرمناک حرکات سے لگ سکتا ہے۔ جن کا ارتکاب احرار کی امداد اور شہہ پر جماعت احمدیہ کو ستانے اور دکھ دینے کے لئے کیا گیا۔ راہ چلتے احمدیوں پر بلاوجہ حملے کئے گئے۔ انہیں زد و کوب کیا گیا۔ کھلم کھلا گالیاں دی گئیں۔ احمدی خواتین کی عزت کو اس قدر خطرہ میں ڈال دیا گیا۔ کہ ان کے لئے راستہ چلنا مشکل ہو گیا۔ اور آخر ان کی آمد و رفت بند کر دینی پڑی۔ راستوں پر احمدی پہرہ دار کھڑے کرنے پڑے۔ احمدیوں کی جائداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور انہیں اپنی زمینیں استعمال کرنے سے روکا گیا۔ اور انتہا یہ کہ ایک نہایت ہی کمینہ اور رذیل انسان سے جماعت احمدیہ کی ایک نہایت ہی معزز ہستی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ایک باوقار فرد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا۔ اور اس انسان پر روز روشن میں اور شارع عام میں لاٹھیاں برسائی گئیں۔ جس کے پسینہ کی جگہ ہر ایک احمدی اپنا خون پیش کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔ غرض ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے۔ اس کی دل آزاری کرنے۔ اور اسے تکالیف میں مبتلا کرنے میں انتہائی کوشش کی۔ اور کھلم کھلا انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر کی۔

ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ قادیان میں رہائش رکھنے والے ان لوگوں کی اس انتہا درجہ کی فتنہ خیزی اور شر انگیزی میں احرار کی ہر رنگ میں امداد اور ان کے وعدے کام کر رہے تھے ورنہ یہ ممکن نہ تھا۔ کہ وہ لوگ جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے ٹکڑوں پر پل رہے۔ اور ہر رنگ کے فوائد حاصل کر رہے تھے۔ جو جماعت احمدیہ کے باعث سابقہ حالت کی نسبت بہت کچھ ترقی کر چکے تھے۔ وہ خود بخود اس درجہ نمک حرامی اور محسن کشی پر اتر آتے۔

لیکن جب وہ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں میں انتہا کو پہنچ گئے۔ اور احرار کے کہنے پر ہر کمینہ سے کمینہ فعل کر گزرے۔ تو ان میں سے وہ جنہیں حرف وعدے ہی دیئے گئے تھے۔ انہوں نے اپنا حق سمجھا۔ کہ احرار سے ان وعدوں کے پورا کرنے کا مطالبہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے مطالبہ کیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ احرار کے بہت بڑے حامی اور جماعت احمدیہ کے کھلے دشمن اخبار "احسان" سے پوچھ لیا جائے۔ جو اپنے ۹ مارچ کے پرچہ میں "مسلمان قادیان سے ہجرت کر گئے" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"چونکہ باشندگان قادیان خصوصاً مسلمان مزدور پیشہ تھے۔ اس لئے کمہار لوگ ہجرت کر کے چلے گئے ہیں۔ اور کشمیریوں کے دو خاندان قادیان کو خیر باد کہکر امرتسر چلے گئے۔ اور چند باشندے بھی ہجرت کر گئے ہیں۔ اور باقی بالکل تیار ہیں۔ اس ہجرت کی ساری ذمہ واری احرار پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے مسلمانان قادیان کو کارخانے کھولنے کے چکمے میں رکھا۔ اور ادھر سے مرزا محمود نے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور غریب مسلمان چکی کے دو پاٹوں میں آ کر اور احرار میں پس گئے۔"

احرار کے بہتے چڑھ کر ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کو جو جو دکھ دیئے۔ اور نقصان پہنچائے۔ جس جس رنگ میں تکالیف پہنچائیں۔ اور دل آزاری کی۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے عقل و خرد سے حصہ رکھنے والا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان کی بربادی اور تباہ حالی کی ذمہ واری جماعت احمدیہ پر عائد کی جا سکتی ہے۔ یہ ہو ہی کس طرح سکتا ہے۔ کہ جو لوگ ہمیں نقصان پہنچانے اور تکلیف دینے کے لئے انتہائی زور لگا رہے۔ وہ ہم سے کسی قسم

(ختم)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ مارچ سے ۹ مارچ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

دستی بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱	محمد بخش صاحب	ضلع جالندھر
۲	لعل الدین صاحب	ضلع امرت سر
۳	بیگم بی بی صاحبہ	ضلع ہزارہ
۴	فضل بیگم صاحبہ	قادیان
۵	معراج بی بی صاحبہ	〃
۶	الفت بی بی صاحبہ	〃
۷	حمیدہ صاحبہ	〃

تحریری بیعت

نمبر	نام	پتہ
۸	بہادر خان صاحب	ضلع سرگودھا
۹	حسین بی بی صاحبہ	〃
۱۰	سردار خان صاحب	〃
۱۱	محمد شفیع صاحب	〃
۱۲	محمد صادق صاحب	〃
۱۳	مالک علی صاحب	〃
۱۴	نور بیگم صاحبہ	〃
۱۵	نظاماں صاحب	قادیان
۱۶	محمد بٹ صاحب	ریاست کشمیر
۱۷	مومن بی بی صاحبہ	بنگال
۱۸	محمد قاسم علی صاحب	〃
۱۹	بشیر احمد صاحب	ریاست کپورتھلہ
۲۰	مہری صاحب	ضلع سرگودھا
۲۱	شیخ عبد اللہ صاحب	ضلع مراد آباد
۲۲	نصیرن بی بی صاحبہ	〃
۲۳	ارشاد احمد صاحب	〃
۲۴	امامن بی بی صاحبہ	〃
۲۵	شیخ علاؤ الدین صاحب	〃
۲۶	چودھری بہادر خان صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۷	میاں جلال الدین صاحب	〃
۲۸	چودھری بشیر محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۹	میاں غلام محمد صاحب	〃
۳۰	گھلا صاحب	〃
۳۱	نور محمد صاحب	〃
۳۲	میاں عبد الغنی صاحب	ضلع امرت سر
۳۳	میاں لقمان صاحب	ضلع شیخوپورہ
۳۴	محمد حسین صاحب	ضلع گجرات
۳۵	مستری بشیر احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۶	فضل بی بی صاحبہ	ضلع امرت سر
۳۷	موسےٰ علی صاحب	فلسطین
۳۸	نوشی محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۳۹	نذیر بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۰	مولوی عبد الرحمٰن صاحب	بنگال
۴۱	سیٹھ رحمت اللہ صاحب	ضلع جالندھر
۴۲	غلام محمد صاحب	〃 〃
۴۳	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۴	فتح محمد صاحب	ریاست جموں
۴۵	عبد الکریم صاحب	〃 〃
۴۶	مسماۃ بھوڈی صاحبہ	〃 〃
۴۷	گبیران صاحبہ	〃 〃
۴۸	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۴۹	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۵۰	پیر بخش صاحب	〃 〃
۵۱	نوراں بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۲	عبد الرحمٰن صاحب	〃 〃
۵۳	غلام بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۴	مسماۃ امری بی صاحبہ	〃 〃
۵۵	جمال الدین صاحب	〃 〃
۵۶	نظام الدین صاحب	〃 〃

معاونین الفضل کا شکریہ

چند روز ہوئے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تحریک کیگئی تھی۔ کہ غیر مستطیع احباب کے نام اخبار الفضل جاری کرانیکے لئے دوست بطور چندہ کچھ نہ کچھ بھیجتے رہا کریں۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جناب فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر عارف والہ نے مبلغ پندرہ روپے اور جناب عبد الرحمٰن صاحب منتھیال ضلع اٹک نے مبلغ دس روپے بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ

ڈاک خانہ قادیان کا موجودہ عملہ جماعت احمدیہ کو

دیدہ دانستہ نقصان اور تکلیف پہنچا رہا ہے

اس وقت تک ہم ڈاک خانہ قادیان کے موجودہ عملہ کی کئی ایک بد عنوانیوں اور بے قاعدگیوں کا ذکر کر چکے اور واقعات اور شواہد کے ساتھ ان کو پایۂ ثبوت تک پہنچا چکے ہیں۔ لیکن افسران بالا کی طرف سے اس بارے میں کوئی مؤثر اور معقول کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے عملہ ڈاک خانہ روز بروز زیادہ نقصان پہونچا رہا۔ اور کھلم کھلا تکلیف دے رہا ہے۔ جس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے خطوط سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ہمارے پاس صرف آٹھ مارچ کی ڈاک سے پہونچے ہیں۔

(۱)

جناب مینیجر صاحب الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ ۴ مارچ کو الفضل کا پرچہ نہ ملا۔ تمام دن تشویش اور بیقراری رہی۔ جیسے کہ کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔ اور تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملتی۔ لیکن ۵ مارچ کو دو پرچے ڈاک میں مل گئے۔ یعنی ۴ اور ۵ کا۔ کیا آپ نے دونوں پرچے اکھٹے ایک ہی دن ارسال فرمائے تھے۔ یا کہ ڈاک خانہ والوں نے جان بوجھ کر اس کو اپنے پاس رکھا۔ ہر دو پرچوں پر قادیان کی مہر ۴ مارچ کی ہے۔ ۴ مارچ کے پرچے پر مہر بہت مدھم لگائی گئی ہے۔ باقی مہر تو آسانی سے پڑھی جاتی ہے۔ لیکن تاریخ کا عدد ۴ لینز سے پڑھا گیا ہے۔ ویسے نہیں پڑھا جاتا۔ براہِ نوازش مناسب تدارک فرمایا جائے۔ تاکہ روزانہ پرچہ ہر روز کی ڈاک سے دستیاب ہو سکے۔ کیا باقی خریداران کو بھی یہ پرچہ لیٹ ہی ملا ہے۔ یا کہ صرف بندہ کو لیٹ ملا ہے۔

خاکسار محمد اشرف سب اسسٹنٹ سرجن للہ ڈسپنسری ضلع جہلم

(۲)

مکرمی جناب مینیجر صاحب اخبار "الفضل" قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

عرض ہے۔ کہ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء کا "الفضل" نمبر ۲۰۵ خاکسار اور شیخ الٰہی بخش صاحب دونوں کو ہی موصول نہیں ہوا۔ کیا یہ دفتر کی غلطی کی وجہ سے ہے یا ڈاک خانہ قادیان کی مخالفانہ سرگرمیوں کی ایک کڑی ہے۔؟ بہر حال، جو صورت بھی ہے۔ اس کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہیئے۔ اگر یہ ڈاک خانہ والوں میں سے کسی کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ تو آپ از راہ کرم "الفضل" میں ایک نوٹ لکھ کر شائع فرمائیں۔

خاکسار ملک برکت علی احمدی گورنمنٹ پنشنر محلہ جٹاں۔ گجرات

(۳)

مکرمی جناب مینیجر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس سے پیشتر بھی تھوڑے عرصہ سے روزنامہ الفضل کا پرچہ گاہے گاہے ایک دن کی تاخیر سے موصول ہوتا رہا ہے۔ اور آج ۱۰ مارچ کو اخبار ۳ مارچ کا مل رہا ہے۔ جو ہمیں ۴ مارچ کو مل جانا چاہیئے تھا۔ حاجی اللہ بخش صاحب کو بھی یہ پرچہ ہمارے ساتھ ہی مل رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ عملہ ڈاک خانہ کے مذموم رویہ سے یہ دیر ہوئی ہے اور ہمارے شبہ کی یہ دلیل ہے۔ کہ قادیان کے ڈاکخانہ کی مہر ایسی صورت میں لگائی گئی ہے۔ کہ اسکی تاریخ پڑھی ہی نہیں جاتی۔

خاکسار حاجی خدا بخش چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ
خاکسار حاجی اللہ بخش سکرٹری مال انجمن احمدیہ۔ چندر کے منگولے پوہلہ مہاراں۔ ضلع سیالکوٹ

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اخبار مقررہ وقت پر تاریخ اشاعت سے ایک روز قبل ڈاک خانہ میں پہونچا دیا جاتا ہے اور ڈاک خانہ کا فرض ہے۔ کہ اسی دن روانہ کر دے۔ تاکہ تاریخ اشاعت پر قریب کے مقامات پر پہنچ جائے۔ مگر ان شکایات سے جو مختلف مقامات سے موصول ہوئی ہیں صاف ظاہر ہے۔ کہ اخبار کے تمام پرچے اس دن نہیں بھیجے جاتے۔ جس دن ڈاک خانہ میں دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ دوسرے دن پر اٹھا رکھے جاتے ہیں۔ اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ چالاکی کی جاتی ہے کہ مہر ایسی خراب لگائی جاتی ہے۔ کہ وہ پڑھی نہ جائے۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو تنگ کرنے اور الفضل کو نقصان پہنچانے کے لئے یہ دیدہ دانستہ حرکت کی جا رہی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ذمہ دار افسروں کو اس کا کچھ بھی احساس نہیں۔

دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت بہت اجر عطا کرے۔ نیز دیگر احباب بھی اس طرف توجہ کریں۔ کیونکہ یہ ایک نہایت ضروری اور اہم تحریک ہے۔ (مینیجر)

پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشّان نشان کس طرح پورا ہُوا

۶ - مارچ وُہ تاریخ ہے - جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وُہ نشان پُورا ہُوا - جو آپ نے آریہ سماج کے نمائندہ پنڈت لیکھرام صاحب کے مطالبہ پر اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے پیش فرمایا تھا - اس تقریب میں ۶ - مارچ ۱۹۳۶ء کو قادیان میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے حسب ذیل تقریر کی :-

آج سے ۴۰ برس قبل ۱۸۹۷ء میں خدا تعالےٰ کا ایک چمکتا ہُوا نشان ظاہر ہُوا - وُہ نشان کیا تھا - اللہ تعالےٰ کی زبردست تجلّی کا ظہور تھا - کیونکہ زندہ خدا اپنے زندہ نشانات کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے - یہ دلیل تھی اس بات کی - کہ اسلام کی سچی پیروی کرنے والے ہمیشہ خدا تعالےٰ سے نشان پاتے ہیں - آریہ سماجیوں کے دماغوں پر ان دنوں یہ خیال غالب تھا - کہ وُہ اپنے فلسفیانہ دلائل کی وجہ سے اسلامی حقائق کو کچل دیں گے آریہ سماجیوں کی اس تحریک کے ساتھ ان کا گندہ لٹریچر جلتی آگ پر تیل کا کام کر رہا تھا - اس لٹریچر نے مسلمانوں کے دلوں میں ناسُور پیدا کر دیئے تھے - چونکہ آریہ سماج کا یہ طریق عمل ایسا نہ تھا جس پر اسلام کا زندہ خدا خاموش رہتا - اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی صداقت - اور آریہ دھرم پر برتری ثابت کرنے کے لئے ایک خاص نشان دیا - خدا تعالےٰ کسی کو مغضوب بنانا پسند نہیں کرتا - اور نہ اس کے مامُور دُنیا میں اس لئے آتے ہیں - کہ وُہ اپنے مخالفین کو ہلاک ہوتا دیکھیں - مگر خدا تعالےٰ جہاں غفور رحیم اور رحمٰن ہے - وہاں اس کی صفات میں سے ذوالانتقام - جبار - اور قہار بھی ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے مماثلت نہ تھی - بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں تمام انبیاء کے لباس میں بھیجے گئے تھے - اس لئے آپ کو جمالی اور جلالی دونوں قسم کے نشانات دیئے گئے - ان عظیم الشّان جلالی نشانوں میں سے ایک نشان پنڈت لیکھرام صاحب کا واقعہ ہے - یہ واقعہ چھ مارچ ۱۸۹۷ء کو پیشگوئی کے عین مطابق ظہور پذیر ہُوا - ہمارا یہ آج کا جلسہ کسی کا دل دکھانے کی غرض سے نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد اور مدعا یہ ہے - کہ ہم زندہ خدا کے اس زندہ نشان کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھیں - اور صداقت پسند اصحاب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائیں - اگر حقیقت کے بیان کرنے سے کسی کا دل دکھے - تو اس کے ہم ذمہ وار نہیں :-

اب مَیں مختصر طور پر یہ بیان کرتا ہوں کہ اس نشان کے ظہُور کی تقریب کیونکر پیدا ہُوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف پنڈت لیکھرام صاحب کو نہیں - بلکہ سب آریہ قوم کو - اور ان کے بانی پنڈت دیانند جی کو اسلام کی دعوت دی - مگر اس کا جواب آریہ قوم کی طرف سے نہایت سختی اور درشتی کے ساتھ دیا گیا - پنڈت لیکھرام صاحب نے تکذیب براہین احمدیہ نامی ایک کتاب لکھی - اور اس میں اسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی - پھر اس نے مطالبہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو - شائع کرو - اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی :-

" آج کی تاریخ سے جو ۲۰ - فروری ۱۸۹۳ء ہے - چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں - عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا "

آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت لیکھرام کسی کے ہاتھ سے جس کا کوئی سُراغ نہ آریوں کو اور نہ حکومت کو باوجود انتہائی کوشش کے لگا - پیشگوئی کی میعاد کے اندر قتل ہو گیا - اور غیر مسلموں تک کو تسلیم کرنا پڑا - کہ پیشگوئی پُوری ہو گئی - اس کے متعلق آریہ صاحبان بعض اعتراضات کیا کرتے ہیں - اور انہوں نے ایک کتاب دافع الاوہام شائع کی ہے اس میں اس پیشگوئی پر اعتراضات جمع کر دیئے ہیں - اس کتاب کا مفصل جواب تو بعد میں دیا جائے گا - اس وقت صرف ایک اعتراض کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اور وُہ یہ ہے - کہ اس پیشگوئی میں پنڈت لیکھرام کے قتل ہونے کا ذکر ہے - اس صورت میں پنڈت صاحب اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے - چاہیئے تو یہ تھا - کہ ایسا نشان دکھایا جاتا - جسے دیکھنے کے بعد پنڈت صاحب کے لئے اسلام قبُول کرنے کا موقعہ ہوتا - مگر یہ اعتراض بالکل غلط اور بے بنیاد ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں بے شک لیکھرام کے قتل کا ذکر ہے - اس کے علاوہ مارے جانے کا دن اور موت کی قسم - مدت اور وقت بھی بتلایا گیا ہے تاہم آریہ صاحبان کی اپنی شہادت موجود ہے - کہ پنڈت صاحب زخم لگنے کے معاً بعد نہ فوت ہُوئے - اور نہ بے ہوش ہوئے - بلکہ آٹھ گھنٹہ تک باہوش زندہ رہے - اگر خدا تعالےٰ چاہتا - تو وُہ فی الفور مر جاتے مگر چونکہ خدا تعالےٰ کو علم تھا - کہ آریوں کی طرف سے اس قسم کا اعتراض کیا جائے گا - اس لئے مشیت ایزدی کے مطابق پنڈت صاحب کو اس نے آٹھ گھنٹے زندہ رکھا - اور یہ وقفہ کافی تھا پنڈت صاحب کے اسلام قبول کرنے کے لئے - اگر وُہ اسلام قبول کرنا چاہتے -

خدا تعالےٰ کے پیارے نہایت رحمدل ہوتے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پنڈت لیکھرام کی تحریرات اور خطوط کو دیکھا جائے - تو معلوم ہوتا ہے - کہ پنڈت صاحب تو استہزا اور مخول اور درشت کلامی سے کام لیتے ہیں - مگر اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت سنجیدگی اور ہمدردی سے جواب دیتے ہیں حتّٰی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حادثہ کے بعد لکھا :-

" اگر لیکھرام رجوع کرتا - زیادہ نہیں - تو اتنا ہی کرتا - کہ وُہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا - تو مجھے اللہ تعالےٰ کی قسم ہے - کہ میں اس کے لئے دعا کرتا - اور میں امید رکھتا تھا - کہ وُہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا - تب بھی زندہ ہو جاتا - وُہ خدا جس کو میں جانتا ہُوں - اس سے کوئی بات انہونی نہیں "

یہ وُہ یقین تھا - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے متعلق دُنیا میں لائے - اور آپ نے اُسے لوگوں کے سامنے پیش کیا -

دراصل یہ اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ تھا - اسلام کے پہلوان نے ویدک دھرم کے پہلوان کو مقابلہ پر بلایا تھا - خدا تعالےٰ نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتح دی - اگر آریہ دھرم حقانیت پر مبنی ہوتا - تو کیونکر ممکن تھا - کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی غلط ہوتی - آریہ سماج کے نمائندہ کی اس دعوت پر کہ " اے پرمیشور ہم دونوں (حضرت مرزا صاحب اور پنڈت لیکھرام) فریقوں میں سچا فیصلہ کر " حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے حکم پا کر بذریعہ اشتہار شائع کر دیا - کہ " آج کی تاریخ سے جو ۲۰ - فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں - عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا " اس کے علاوہ آپ نے وقت کی تعیین بھی کر دی تھی - چنانچہ آپ فرماتے ہیں سے

بشرنی ربی وقال مبشرا - ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی میرے خدا نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی مجھے خوشخبری دی ہے - کہ تو عید کے دن کو پہچانیگا جبکہ نشان ظاہر ہوگا - اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہوگا - چنانچہ پنڈت لیکھرام صاحب اس پیشگوئی کے ماتحت عید کے دوسرے دن چھ مارچ کو قتل ہو گئے - باوجودیکہ آریہ قوم ان کی حفاظت کرتی رہی - بلکہ خفیہ پولیس بھی حفاظت کرتی تھی - مگر کوئی چیز بچا نہ سکی - اس کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام صاحب نے بھی پیشگوئی کی تھی - کہ تین سال کے عرصہ تک سب کچھ تباہ ہو جائیگا - وُہ کدھر گئی - سچ ہے - خدا جھوٹوں کا ساتھ نہیں دیتا - یہ نشان آریہ قوم کے لئے کوئی معمولی نشان نہ تھا - کہ وُہ اس سے مونہہ پھیر لیتی - ہمارا آج جمع ہونا آریہ صاحبان کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے نہیں - بلکہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے ہے کیونکہ آج کے دن آج سے ۴۰ برس پہلے خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشّان نشان ظاہر ہُوا - مبارک ہیں وُہ جو خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - اور اس کی تجلیوں کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں - کاش آریہ قوم غور کرے -

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم جنوری تا ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ احمدیت کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰ مجاہدین نے اپنے مستقل مرکزوں میں کام کیا ۷ مجاہدین نے متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کی۔ جن مجاہدین نے باقاعدہ طور پر اپنی اپنی رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں روانہ کیں۔ ان کی تعداد ۱۲ ہے۔

اسناد خوشنودی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب کو اپنے دستخطوں سے تبلیغی خدمات سرانجام دینے پر اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

(۱) عبد القادر صاحب وکیل گوجرانوالہ
(۲) حاجی غلام احمد صاحب کریام
(۳) ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی بی۔ اے مری
(۴) ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ
(۵) مرزا احمد بیگ صاحب گجرات
(۶) چودھری شاہ محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس۔ ضلع گجرات
(۷) چودھری مختار احمد صاحب ایاز راولپنڈی
(۸) منشی چراغ الدین صاحب منشی فاضل گورداسپور
(۹) میر بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر لاہور
(۱۰) میاں عبد الرحیم صاحب جہلم
(۱۱) ظہور احمد عطاء اللہ صاحب فیروز پور شہر
(۱۲) چودھری اعظم علی صاحب چک نمبر ۲۳۲ ضلع لائل پور
(۱۳) مرزا اعظم بیگ صاحب کلانور
(۱۴) بابو عبد الغنی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ شہر
(۱۵) قاضی محمود احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور
(۱۶) عطاء الرحمن صاحب ہیڈ کلرک سکول امرتسر
(۱۷) چودھری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیارپور
(۱۸) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم گوجرانوالہ
(۱۹) حافظ محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل نا ملکا
(۲۰) حکیم محمد عالم صاحب قادیان
(۲۱) شیخ سراج الدین صاحب "
(۲۲) ملک ظفر اللہ خانصاحب "
(۲۳) چودھری محمد اسمٰعیل صاحب "
(۲۴) ملک بشیر احمد صاحب علوی "
(۲۵) میاں محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر "
(۲۶) چودھری بدر الدین صاحب "

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تحریر فرمودہ ٹریکٹ جو اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی مزید کاپیاں احباب دفتر تحریک جدید سے حسب سابقہ طلب فرما سکتے ہیں۔ ٹریکٹ زندہ خدا کا زندہ نشان کے بعد ابھی تک کوئی نیا ٹریکٹ دفتر تحریک جدید کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مختلف درسگاہوں میں بذریعہ مستقل وقف کنندگان زندگی مفت دینی تعلیم دینے کا سلسلہ حسب سابقہ جاری ہے۔ خواہشمند اصحاب دینی تعلیم سے حسب استطاعت مستفیض ہو رہے ہیں۔

تبلیغ بیرون ہند

چھ مبلغین وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں تبلیغی کام میں معروف ہیں۔ قابل اشاعت اقتباسات ان کی رپورٹوں کے روزنامہ اخبار الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ دیگر مبلغین بیرونی ممالک میں تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دردِ دل سے ان کی دینی اور دنیوی فلاح و بہبودی اور تبلیغی کاموں میں کامیابی کی دعا فرمائیں۔ اس کے علاوہ ۷ وقف کنندگان زندگی جلد از جلد اپنا کورس ختم کرنے میں مشغول ہیں۔ اور اپنی روزانہ رپورٹ کارکردگی چوبیس گھنٹہ دفتر تحریک جدید میں دیتے ہیں۔

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام آجکل ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین ٹیوٹروں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ بچوں کی تعلیمی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ بورڈران کی تعداد ۴۷ تک پہنچ چکی ہے۔ احباب اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت بورڈنگ میں داخل کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔

پروپیگنڈا

پروپیگنڈا کا کام بذریعہ پانچ اخبارات بزبان عربی۔ اردو۔ سندھی۔ اور انگریزی بدستور جاری ہے۔ تدریجی ترقی نمایاں طور پر ہو رہی ہے۔

خط و کتابت

ایام زیر رپورٹ میں دفتر ہذا سے ارسال شدہ خطوط کی مجموعی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔ جن میں ۴۶۵ لوکل خطوط شامل ہیں۔ براہ راست دفتر ہذا میں مختلف احباب کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط کی تعداد ۸۳۵ ہے۔

انسداد بیکاری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد انسداد بیکاری کے ماتحت ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں فی الحال لکڑی لوہے اور چمڑے کا کام کرایا اور سکھایا جائے گا۔ اور اس میں کام کرنے والے بچوں کے اخراجات برداشت کئے جائیں گے۔ اور ان کی تعلیم کا خاص انتظام بھی کیا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد

کیا آپ نے جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دیا؟

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور عہد کیا ہے۔ اور اب تک اپنے عہد کو کسی نہ کسی وجہ سے پورا نہیں کر سکے۔ انہیں چاہیئے اپنے عہد کو اس لئے جلد سے جلد پورا کر دیں۔ کہ امسال کے چندہ تحریک جدید میں سے ایک رقم بچا کر "تحریک جدید کے مستقل ریزرو فنڈ" میں لگائی جائے گی۔ اگر وعدہ کرنے والے مخلصین اپنے روپے یکمشت ادا کر دیں گے۔ تو دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں اپنی جماعت کے مخلصین سے کہتا ہوں۔ کہ وہ وعدہ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کیا ہوا ہے۔ انہیں اس میں کس قدر پختگی حاصل ہے۔ تم اپنے نفسوں پر غور کرو۔ اور سوچو کہ تم نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا۔ اسے کس قدر پورا کیا ہے۔ مومن اور منافق میں یہی فرق ہے۔ کہ مومن ہمیشہ یہی خواہش کرتا ہے۔ کہ اسے اور قربانی کا موقعہ ملے۔ اور منافق ہر قربانی پر روتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مصیبت آ گئی۔ چندہ دینا پڑے۔ تبلیغ کے لئے نکلنا پڑے۔ خدمت دین کے لئے کوئی تحریک کی جائے۔ ہر موقعہ پر روئے گا۔ اور کہے گا بڑی مصیبت ہے۔ ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ جس کام کو انسان دل سے نہیں کرتا۔ بلکہ روتے ہوئے کرتا ہے۔ اس کے کرنے پر اُسے ثواب کس طرح مل سکتا ہے۔ فائدہ صرف ان ہی قربانیوں کا ہوتا ہے۔ جو خوشی اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم جماعت میں اخلاص اور تقوےٰ پیدا کریں۔ کیونکہ اخلاص اور تقوےٰ پر مبنی قربانیاں ہی سلسلہ کو مضبوط کرتی ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین نہایت شاندار قربانیاں کرتے ہیں"

اس ارشاد کو پڑھ کر چندہ تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے ان مخلصین سے جن کے ذمہ وعدہ کی رقوم باقی ہیں درخواست ہے کہ اخلاص اور دل کی بشاشت کے ساتھ اپنے وعدہ کی رقم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اپنے اخلاص کا عملی ثبوت دیں۔ کارکنان کو یاد رہے کہ رقم ارسال کرتے وقت اسم وار فہرست بھی بھیجا کریں۔ بعض جماعتوں سے باوجود بار بار یاد دلانے کے اسم وار فہرست مع رقم ادا کردہ کے نہیں مل رہی۔ پس کارکنان اسم وار فہرست کا دینا یاد رکھیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

احرار کے بیہودہ عقائد کے خلاف ایک غیر احمدی محقق کی آواز

منشی عبدالعزیز صاحب اہل سنت ہاتھی گیٹ بٹالہ نے ایک دلچسپ پمفلٹ موسومہ "وفات مسیح" حال ہی میں شائع کیا ہے۔ اس میں گو احمدیت پر بھی چند اعتراضات کئے گئے ہیں۔ لیکن وہ ایسے ہیں۔ کہ جن کے تسلی بخش جواب بارہا دیئے جا چکے ہیں اس کے احرار سے متعلق حصہ سے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ سولہ صفحہ کا پمفلٹ منشی صاحب موصوف سے مندرجہ بالا پتہ پر ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیا جا سکتا ہے۔

لکھا ہے:۔

"عیسائی مسیح کی حیات کو اس کی الوہیت کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ اور علمائے احرار مسیح کو آلآن کما کان آسمان پر زندہ مان کر اس کی الوہیت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور پھر اس کو آمد ثانی میں آنحضرت صلعم کی امت میں ایک امتی قرار دے کر آنحضرت صلعم کی سخت توہین کی ہے۔ کہ آپ کی اتباع سے خدا کا مرسل نبی بھی نبوت سے معزول ہو کر امتی ہو جائے گا۔ اس (عقیدہ) سے قرآن کی بھی توہین لازم آتی ہے۔ کہ جب مسیح آسمان سے اتر کر قرآن پڑھے گا۔ تو نبوت سے بھی ہاتھ دھو کر امتی بن جائے گا۔ ....

اگر ساتھ نبوت کے ساتھ نبی بھی بنا رہا۔ تو پھر آنحضرتؐ کے بعد وہی خاتم النبیین ہوگا ....

مسیح کا دو فرشتوں کے کاندھوں پر آسمان سے نازل ہونا اور ان بے وقوف فرشتوں کا اس کو مینار پر چھوڑ جانا اور چند فٹ آگے زمین پر نہ اُتارنا۔ اور لوگوں کو ایک لمبی سیڑھی بنانے کے لئے تکلیف دینا ایسی لایعنی باتیں ہیں۔ کہ سوائے ہنسی اور تمسخر کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرتیں۔ اور ایسی روایات کو آنحضرتؐ کی طرف منسوب کرنا سوائے بے دینی اور شرارت کے کچھ نہیں۔"

"احرار کا دعوے ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ جب تک آسمان پر ہیں۔ اور قرآن نہیں پڑھے ہیں نبی ہیں۔ اور جب زمین پر اُتر کر قرآن پڑھیں گے تو نبوت بھی کھو بیٹھیں گے۔ گویا قرآن کا پہلا سبق ان کی نبوت کو ہی ضائع کرے گا۔ پھر امتی ہو کر وہ کام کریں گے۔ جو آنحضرتؐ کی امت کے لائق نہیں ہیں۔ مثلاً گرجوں کی صلیبوں کو توڑنا اور سُوروں کو ناحق قتل کرنا۔ اور کسی اہل کتاب کو بھی نہ چھوڑنا۔ جو اپنے مذہب پر قائم رہے۔ بلکہ جبراً سب کو مسلمان بنانا جس سے ظاہر ہے۔ کہ جب وُہ گرجوں کو ویران کرنے کے لئے ان کی صلیبیں توڑیں گے۔ تو مندروں اور گوردواروں اور باقی مذاہب کے معابد کا بھی یہی حشر ہوگا۔ اور کل مذاہب کی مذہبی کتابوں کو بھی نابود کر کے سب کو مسلمان کریں گے۔ اور یہ وُہ کام ہیں۔ جو خیر امۃ کے کام نہیں۔ لہٰذا احرار کو مناسب ہے۔ کہ مسیح کا ابھی سے جنازہ پڑھ کر خیر امۃ کی شان قائم کریں۔"

"اگر آنحضرتؐ کے بعد حضرت عیسےٰؑ بھی آسمان سے آکر نبی ہیں۔ تو پھر وہی خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر امتی ہیں۔ تو آنحضرتؐ کی اتباع سے نبوت بھی کھو بیٹھے ہیں۔ لہٰذا علمائے احرار کو مناسب ہے۔ کہ فوراً احمدی ہو جائیں۔ اور اس بات کو تسلیم کریں۔ کہ آنحضرتؐ کی یہ شان ہے۔ کہ آپ کے اتباع سے ایک امتی بھی نبی ہو سکتا ہے۔ اور ایسے عقیدہ پر لعنت بھیجیں۔ کہ آنحضرتؐ کے اتباع سے خدا تعالےٰ کا نبی بھی امتی ہو کر نبوت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اور اس سے بڑھکر آنحضرتؐ کی اور کیا توہین ہے فاعتبروا یا اولی الابصار والاحساس۔"

"ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ شب معراج میں خدا تعالےٰ نے صرف ایک سیکنڈ کے لئے آنحضرتؐ کو شرفِ ملاقات بخشا ہے۔ شاید اس لئے کہ کارخانۂ الوہیت میں زیادہ مصروفیت تھی۔ یہاں تک کہ جب ملاقات کر کے واپس آئے، تو بستر بھی گرم تھا۔ لیکن عیسےٰؑ سے خدا تعالےٰ کو کچھ ایسا پیار ہے جو صرف اکلوتے بیٹے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اسی لئے قیامت تک خدا تعالےٰ انہیں پیار سے اپنے پاس رکھے گا۔"

"علمائے احرار کو مناسب ہے۔ کہ وفاتِ مسیح کے قائل ہو جائیں۔ تاکہ بے ہُودہ روایات مذہبی کی رُو سے زک نہ اٹھائیں۔ مثلاً یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ جب مسیح آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو دو زرد چادروں میں ملبس اور دو فرشتوں کے کاندھوں کے سہارے دمشق کے مشرقی منار پر اتریں گے۔ علمائے احرار تو بے وقوف فرشتوں کی طرح کسی حدیثی روایت کے مفہوم کو ادھورا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس کی تاویل پر خواہ مخواہ لڑنے لگ جاتے ہیں مگر عقلمند حضرت مرزا صاحب کی تاویل کے قائل ہو کر انہیں مسیح موعود مان لیتے ہیں۔ دو فرشتوں سے مراد وہ اپنے دو فاضل اجل پیش کرتے ہیں۔ ..... اور دوؔ زرد چادروں کو اپنی دو بیماریاں قرار دی ہیں۔

اب علمائے احرار کے پاس سوائے حسرت اور افسوس کے کچھ نہیں۔ یا ناحق احمدیوں کو گالی دینا اور شور مچانا اور عام مسلمانوں کو بھی ان کے خلاف ابھار کر چندے وصول کرنا وغیرہ کام ہیں۔ جن کو اشاعتِ اسلام قرار دے کر اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور حکام کو بھی جھمیلے میں ڈال کر خود بھی مبتلائے مصیبت ہو رہے ہیں۔ اگر وفاتِ مسیح کے قائل ہو جائیں تو سب مشکلات سے نکل کر احمدیوں پر بھی غالب ہو سکتے ہیں۔" (رسالہ احقر عبدالقیوم خان۔ بٹالہ)

دیال گڑھ کے ایک احراری مُلّا کی کمینہ حرکت

قابل توجہ افسرانِ محکمۂ تعلیم

۴ مارچ۔ عشاء کی نماز کے وقت دیال گڑھ کے احمدی جب نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے۔ اور اپنی جوتیاں انہوں نے باہر اتار دیں۔ تو گاؤں کے احراری مُلّا کے اشارے پر ایک کمین لڑکا احمدیوں کی جوتیاں اٹھا کر لے گیا۔ جو ابھی تک نہیں ملیں۔ ایک دو لڑکوں نے جو غیر احمدی ہیں۔ بتایا۔ کہ ملّا کا لڑکا یہاں آیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک اَور لڑکا بھی تھا۔ جس کو اس نے آگے بھیجا۔ اور وہ جوتیاں اٹھا کر لے گیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ احمدیت کے کمینے دشمن اب ذلیل ترین حرکتیں کرنے سے بھی شرم نہیں کرتے۔ ہم افسران تعلیم محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ ملّا مذکور یہاں کی لوئر مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہونے کے باوجود اس قسم کی شرارتیں کرتا ہے۔ اور احمدیوں کے خلاف جہاں تک ہو سکے۔ منافرت پھیلاتا رہتا ہے۔ اس کی اس شرارت کا کما حقہٗ سدِ باب کیا جائے۔ کیونکہ ایک سرکاری ملازم کا ہرگز یہ حق نہیں۔ کہ وُہ گاؤں کی فضا کو مکدر کرے۔

نیز ضلع کے دیگر ذمہ دار افسروں کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ ان لوگوں سے جو آئے دن نئی نئی شرارتیں کھڑی کرتے رہتے ہیں ہمیں۔ خطرہ ہے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ ان شرارتوں کی وجہ سے یہاں کا امن برباد ہو جائے۔ اس لئے گزارش ہے۔ کہ ان حالات کو تبدیل کیا جائے، جو کہ ہر قسم کے خطرات کا باعث ہیں۔

خاکساران:۔ (۱) مستری محمد دین (۲) چودھری غلام فرید (۳) چودھری مبارک علی (۴) غلام محمد (۵) امام دین (۶) رمضان علی (۷) چودھری محمد شریف (۸) منظور احمد (۹) محمد شفیع (۱۰) چودھری مہر دین (۱۱) مستری جان محمد (۱۲) جلال دین (۱۳) غلام علی (۱۴) مستری محمد شریف (۱۵) چودھری مختار احمد (۱۶) رحمت علی (۱۷) چودھری حکم دین (۱۸) محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل

دو احمدی بچوں کا قابلِ تعریف عزم

عزیزان سید محمود احمد و میاں سلطان محمد دو احمدی بچے ۲۹ فروری کو تحریکِ جدید کے ماتحت مہاجر فی سبیل اللہ بنکر دور دراز ممالک کو جاتے ہوئے میرے پاس ایک رات ٹھہرے۔ بے سروسامانی کی حالت میں ان بھولی بھالی صورتوں کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبہ کے ماتحت خدمتِ احمدیت کے واسطے عزم ایسا مؤثر تھا۔ کہ عزیزہ آمنہ اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب افریقی نے اپنا سفر خرچ عید پر اپنے والدین کے پاس جانے کا مبلغ دس روپے ان بچوں کو دیدیا۔ اور خود والدین کے پاس جانا ملتوی کر دیا۔ یہ دونوں بچے بعد دعا بتوکل علی اللہ امرتسر سے یکم مارچ بذریعہ موٹر کار روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار رفیق علی از امرتسر

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

لاہور میں شدید ژالہ باری

لاہور میں جس دن یہ عبرت ناک اور لرزہ براندام کر دینے والا واقعہ رونما ہوا۔ اسی دن اخبار "احسان" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے اس الہام پر نہایت بے باکی بلکہ بے حیائی سے تمسخر اڑایا گیا۔ اور استہزا کیا گیا۔ کہ "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" خدا کی شان اس وقت اہل لاہور پر جو ابتلا جاری ہو رہا تھا۔ کہ سارے لاہور میں ثلج کا نقشہ کھنچ گیا۔ اور لوگ پکار اٹھے۔ ؎

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

"گذشتہ جمعرات (۲۷ فروری) کو سوا چار بجے شام لاہور میں جو شدید ژالہ باری ہوئی۔ اس کی مثال بڑے بوڑھوں کی زندگی میں بھی نہیں ملتی۔ ژالہ باری کیا تھی۔ خدائے قادر کے قہر و غضب کا ایک طوفان تھا جو پتھر کی طرح سخت۔ بیضۂ مرغ کے برابر۔ بڑے بڑے سپید اولوں کی شکل میں مجسم ہو کر پانچ منٹ تک شہر لاہور پر مسلط رہا۔ پورے شہر کی ساڑھے چار لاکھ آبادی اپنے اپنے مکانوں۔ دوکانوں۔ دفتروں اور پناہ گاہوں میں اس طرح دبک کر بیٹھ گئی۔ کہ معلوم نہ ہوتا تھا۔ یہاں کوئی بستی بھی ہے۔ تمام بازار ویران اور سڑکیں سنسان ہو گئیں۔ راستے بند ہو گئے درختوں کے پتے بلکہ شاخیں تک ٹوٹ کر سڑکوں پر ڈھیر لگ گئے۔ لاتعداد پرندے ہلاک و مجروح ہو گئے۔ دوکانوں کے پردے۔ مکانوں کے شیشے۔ موٹروں کی چھتیں اور تانگوں کی پوششیں پھٹ کر بیکار ہو گئیں۔ تمام بازاروں اور سڑکوں پر بیلچوں کے ساتھ برف کی ایک تہ جم گئی۔ اور یہ سب کچھ صرف پانچ منٹ کے قلیل عرصے میں ہو گیا۔ تمام خلقت توبہ توبہ پکار اٹھی۔ کئی لوگ سجدے میں گر پڑے بارے پانچ منٹ کی قیامت خیزی کے بعد یہ ہولناک طوفان ختم گیا۔ اور خلقت کی جان میں جان آئی۔

درحقیقت اس قسم کے نشانات ایک خدائی انتباہ ہوتے ہیں۔ جو مدہوش مخلوق کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے کبھی خاک اور کبھی ہوا کبھی پانی اور کبھی آگ کے طوفان میں متشکل ہو کر نمودار ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان کریمی سب سے اول تو اپنے محبوب پیغمبروں کی وساطت سے جو اس کی رحمت و رافت کا مظہر کامل ہوتے ہیں۔ گمراہ دنیا کی بے راہ روی پر اسے متنبہ کرتی ہے۔ لیکن جب اس کی معمولی تنبیہ کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ جب اس کے پیغام کو ٹھٹھے میں اڑایا جاتا ہے جب اس کے مرسلین کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور سب سے آخر یہ کہ جب دنیا فتنہ و فساد، بدی اور شر کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ تو وہی ذات سراپائے رحمت و رافت اپنے پُرجلال ہاتھوں سے ان کی تنبیہ کا سامان کرتی ہے۔ جو بہار اور کوئٹہ کے ویرانوں کی طرح ہمیشہ کے لئے درس عبرت بن جاتے ہیں"۔

(دورِ جدید لاہور)

وصیت میں اضافہ

سید اختر الدین احمد صاحب نے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے۔ دوسرے احباب کو بھی حصہ وصیت میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ۱/۳ حصہ قادنی قربانی ہے امید ہے کہ احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ٹریکٹوں کے متعلق اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ٹریکٹوں کا سلسلہ کچھ عرصہ سے ملتوی ہے۔ اب فلسطین سے واپسی سے برادرم مکرم مولوی محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ نے تحریک کی ہے۔ کہ اس سلسلہ کو پھر جاری کیا جائے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اگر پچاس اصحاب بھی اس انجمن کی باقاعدہ ممبری قبول فرمالیں۔ تو یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے اس سلسلہ کو از سر نو جاری کر دیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ممبر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ چار آنہ ماہوار یا اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ یکمشت پیشگی ادا کرے۔ ہر ممبر کو انجمن کی طرف سے بیس ٹریکٹ برائے تقسیم ماہوار وصول ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جو دوست اس سلسلہ کو پسند فرمائیں۔ اور انجمن احمدیہ خدام الاسلام کی ممبری قبول فرمائیں۔ وہ مجھے اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

خادم:۔ ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان

یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۳۶ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء بروز اتوار منایا جائیگا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے کہ اس دن جہاں تک ہو سکے۔ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء

کیلئے

ارزاں ترین تبلیغی لٹریچر

از تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ نبیؐ } عیسائیوں کے متعلق لطیف مضمون فی سینکڑہ ۱۲؍ ار

زندہ مذہب و زندہ نبیؐ } اسلام اور بانی اسلام کی عظمت کا نہایت زبردست پیرائے میں بیان ہے۔ قیمت ۵؍ رعایتی فی سینکڑہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عنـ۲ـہ

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو فی سینکڑہ عنـہ

" " گورمکھی " عنـ۲ـہ

" " ہندی " عنـ۲ـہ

تبلیغی درثمین اردو " چھ روپیہ

لا الہ الا اللہ پر لطیف تقریر قیمت ۳؍ فی سینکڑہ عنـہ

سناتن دہرم۔ لطیف مضمون قیمت ار " سے

اولوالعزم نبیؑ۔ دلچسپ ٹریکٹ فی سینکڑہ ۱۲؍ ار

کشتی نوح فی ار فی سینکڑہ ٹے چھ روپیہ

ابطال الوہیت مسیح مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول قیمت ۲؍ ار فی سینکڑہ چھ روپیہ

اسلام اور دیگر مذاہب } پر عظیم الشان لیکچر از حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم قیمت ۳؍ فی سینکڑہ چھ روپیہ ؛

صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام مع تصویر :- رعایتی فی سینکڑہ دو روپیہ

تبلیغی ہمدرد انہ خط } مولفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب فی سینکڑہ عـ۸ـہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ایک تبلیغی رسالہ مجلد مع کور۔ خوبصورت فی سینکڑہ چار روپیہ

بے جلد " " تین روپیہ

آٹھ قسم تبلیغی ٹریکٹ } جس میں تمام مسائل اختلافی پر مختصر مگر تسلی بخش مضمون ہیں۔ فی سینکڑہ ہر ایک۔ صرف ۵؍

تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں زبردست تصنیف قیمت عـہ رعایتی ۸؍ ؛

ٹریکٹ محمد عربی صلعم۔ حضرت خلیفہ اول کا لطیف مضمون فی سینکڑہ عـہ

از تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

چشمۂ توحید۔ نہایت لطیف مضمون قیمت ۲؍ فی سینکڑہ عـہ

ہندو مسلم اتحاد پر زبردست لیکچر قیمت ۸؍ رعایتی ۳؍ ار

ایک سیاسی لیکچر " قیمت ار فی سینکڑہ چھ روپیہ

پیغام آسمانی۔ دعوۃ اسلام اور احمدیت قیمت ۲؍ فی سینکڑہ عـہ

سیرت النبیؐ نہایت لطیف اور بینظیر مضمون قیمت عـہ رعایتی ۱۰؍ ار

محسن اعظمؐ نہایت شاندار ٹریکٹ قیمت رعایتی فی سینکڑہ عـہ

ہندوؤں اور آریوں کے متعلق

آئینہ اسلام } اسلام پر اعتراضات کا تسلی بخش جواب قیمت ۱۲؍ ار رعایتی ۶؍

آئینہ سماج } مسٹر گاندھی کی رائے کی تائید میں وید اور ستیارتھ وغیرہ کے بیسیوں حوالجات۔ اصل قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍

گوشت خوری } پر جناب میر محمد اسحاق صاحب کا لطیف مضمون قیمت ار فی سینکڑہ سے

رد تناسخ " " قیمت ار فی سینکڑہ عـہ

برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول قیمت ۳؍ فی سینکڑہ آٹھ روپیہ

عظیم الشان نئی تصانیف

مفتاح القرآن :- قرآن کریم کی مکمل اور مفصل فہرست الفاظ مع حوالجات و آیات متعلقہ۔ قرآن کا کوئی لفظ بھی یاد ہو۔ فوراً آیت نکل سکتی ہے۔ قیمت رعایتی تین روپے ؛

سیرت المہدی حصہ اول جس کی عرصہ سے احباب کو انتظار تھی ایڈیشن دوبارہ ترمیم و تصحیح کر کے مع مزید مفید نوٹوں کے چھپکر تیار ہو گئی ہے قیمت عـہ مجلد عـہ

فتاویٰ مسیح موعودؑ۔ حضرت اقدس کے تمام فتاویٰ مع حوالجات از سر نو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ قیمت عـہ مجلد عـہ ؛

ذکر الٰہی ۲؍ } حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پر معارف تقریریں ؛

قبولیت دعا کے طریق ار }

حضرت مسیح موعودؑ کے تمام انعامی چیلنج کا مجموعہ قیمت ار

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مدراس ۸ مارچ۔ مدراس کونسل کی رکن ایک عورت نے ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں اس امر کی بحث کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنر کو جو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں انہیں منسوخ کر دیا جائے۔ اور اس طریق پر صوبہ کو مکمل صوبجاتی آزادی سے سرفراز کیا جائے۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ انڈین ڈی لمیٹیشن کی رپورٹ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کا اجلاس منعقد ہؤا۔ پنڈت پنت کی تحریک کہ اس رپورٹ کو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ جو اپنی تجاویز ۱۸ مارچ تک پیش کرے پاس ہو گئی۔

انقرہ (بذریعہ ڈاک) ایک یونانی اخبار کا نامہ نگار انقرہ لکھتا ہے۔ کہ صدر جمہوریہ ترکیہ نے درہ دانیال کی قلعہ بندی کی نسبت ابتدائی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت دیدی ہیں۔ اور ملک کے جنوبی حصوں میں متعدد ہوائی مستقر قائم کئے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ اگرچہ اسمبلی کے ارکان میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا تھا کہ اسمبلی پوسٹ کارڈ کی قیمت ۲ پیسے مقرر کرنے کی تجویز پاس کرے گی لیکن ۴ مارچ کو بجٹ کی بحث کا جواب دیتے ہوئے سر جیمز گرگ نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا کہ گورنمنٹ پوسٹ کارڈ کی قیمت کم کرنے کو تیار نہیں۔

پٹنہ ۸ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس ۱۰ اپریل کو ہندوستان پہنچ جائینگے۔

لنڈن ۸ مارچ۔ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر مقیم روما کو ہدایت دی ہے۔ کہ وہ برطانوی طبی جماعتوں پر اطالوی طیاروں کی بمباری کے خلاف احتجاج کرے اور حکومت اطالیہ سے درخواست کرے۔ کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کرے۔ اور اپنے فوجی حکام کو تنبیہ کر دے۔ تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

عدیس آبابا ۸ مارچ۔ عدیس آبابا پر بمباری کے فوری خطرہ کے پیش نظر حبشیہ نے حکم دیا ہے کہ تمام عورتیں بچے اور بوڑھے شہر کو خالی کر دیں۔ سفارت خانوں نے بھی اپنی اپنی حکومت کو بحری برقیہ کے ذریعہ صورت حالات سے مطلع کر دیا ہے:

سٹاک ہالم (سویڈن) ۸ مارچ سویڈن کے سفیر مقیم روما نے اٹلی کی وزارت خارجہ میں ایک ادریادداشت کی ترسیل کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اطالوی طیاروں نے سویڈن کے ایمبولینس یونٹ پر دیدہ دانستہ بمباری کی تھی۔ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ حکومت اٹلی اس نقصان کی تلافی کرنے کو تیار ہے۔ جو بمباری کی وجہ سے سویڈن کے لوگوں اور ان کے اموال کو برداشت کرنا پڑا۔

مدراس ۸ مارچ۔ ولڈ نیکولم کے مقام پر ہریجنوں کی ایک کانفرنس میں ایک اچھوت لیڈر مسٹر مادھو دربار نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو مذہب میں رہتے ہوئے مذہبی اور مجلسی مساوات کا حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اس امر پر بحث کرتے ہوئے۔ کہ اچھوتوں کو کون مذہب اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی آغوش میں انہیں کامل مساوات مل سکتی ہے۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ کل اسمبلی میں سر فرینک نائیس نے تجویز پیش کی۔ کہ مزدوروں کی بین الاقوامی کانفرنس کی اس تجویز کی۔ کہ ہندوستان میں فی ہفتہ کام کے گھنٹوں میں تخفیف کر کے چالیس گھنٹے کر دیئے جائیں تصدیق نہ کی جائے۔ اس سوال پر زبردست بحث ہوئی لیکن آراء لینے پر ۳۴ کے مقابلہ میں ۴۸ آراء سے یہ تجویز منظور ہو گئی۔

کوئٹہ ۷ مارچ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۹ فروری تک کل ۵،۵ لاکھ ۴ ہزار ۷۰۳ روپے کا مال نکالا جا چکا ہے۔ اور کل ۸۰،۷ نعشیں برآمد ہوئی ہیں آفت زدہ علاقہ کے زمینداروں میں ۲۸۲ من جو کا بیج بونے کی غرض سے تقسیم کیا گیا۔

لاہور ۷ مارچ۔ لالہ رام ناتھ سپیشل مجسٹریٹ نے فرنٹیئر میل سے تیس ہزار روپے کے سونے کی چوری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے دو ملزمان کو بری کر دیا گیا اور پانچ ملزموں کو اڑھائی اڑھائی سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ یہ سونا ۹ مئی ۱۹۳۶ء کو امرتسر اور جالندھر کے درمیان فرنٹیئر میل سے غائب ہؤا تھا۔

کلکتہ ۸ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ ٹاٹا آئرن کمپنی نے ۱۱ مارچ سے ایک مل کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مل کے بند ہو جانے کی وجہ سے ۷۰۰ آدمی بیکار ہو جائیں گے۔

روما ۸ مارچ۔ پوپ کی جائے رہائش یعنی ویٹیکن شہر سے شائع ہونے والے ایک اخبار نے حکومت اٹلی سے اپیل کی ہے کہ حبشہ کے ساتھ صلح کر لی جائے۔ اس اخبار کی آواز کو پوپ کی آواز تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۸ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان کی بغاوت میں ۴۰۰ افسروں نے حصہ لیا

الہ آباد ۸ مارچ۔ الہ آباد کانگرس کنٹرول بورڈ نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ کانپور کی کمیٹی کے انتخاب میں چونکہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اس لئے اسے معطل کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ ہر ہٹلر کی ایک تازہ تصنیف میں ہندوستان پر چوٹ کرنے کے متعلق اسمبلی میں مسٹر شیلی کنٹھ داس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا قابل اعتراض فقرہ گورنمنٹ ہند کے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔ صرف مسٹر سبھاش چندر بوس کے بیان پر ہی گورنمنٹ اس معاملہ میں ایکشن لینا مناسب نہیں سمجھتی۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ کل اسمبلی میں سیٹھ گووند داس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ ان کے پاس یہ خیال کر لینے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت بنگال نے بنگال کے نظم ونسق کی تمام کاپیوں میں سے پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق قابل اعتراض فقرے حذف نہیں کئے ہیں۔

دہلی ۶ مارچ۔ ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ مجھے محسوس ہؤا ہے کہ بہاولپور کی سیاسی تحریک محض اس افواہ کی وجہ سے طول پکڑ رہی ہے۔ کہ میں اس موضوع میں بہت جلدی مداخلت کرنے والا ہوں۔ میں ہر خاص وعام کو اس امر سے آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اس افواہ میں کسی قسم کی صداقت موجود نہیں۔ بہاولپور کی سیاسی تحریک کا موضوع ایسا ہے۔ جس کے تصفیہ کے لئے حکومت بہاولپور اپنے اقدامات میں پورے طور پر حق بجانب ہے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ دارالعوام میں ایک رکن نے حکومت سے استفسار کیا۔ کہ دفاع ملکی کے برطانوی پروگرام کے سلسلہ میں کیا بالڈون تمام نوآبادیات اور ہندوستان کے نمائندگان کی ایک کانفرنس منعقد کریں گے کیونکہ نوآبادیات اور ہندوستانی دفاع میں برابر شریک ہیں مسٹر بالڈون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ شاہی دفاع کے تمام اہم امور میں سلطنت متحدہ نوآبادیات اور ہندوستان سے امپیریل کمیٹی کے ذریعہ مشورہ طلب کیا جاتا رہا ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس مرحلہ پر کسی کانفرنس کی تجویز مناسب ہے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ رائیٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۴ مارچ کو ایسٹ اینڈ لنڈن میں نماز عید کے لئے ۵۰۴ مسلمان جمع ہوئے۔ اور نماز چینی مسجد میں ادا کی گئی۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) حکومت جمہوریہ ترکیہ نے ساڑھے بائیس لاکھ لیرا کی رقم اس غرض سے منظور کی ہے۔ کہ ملک کے غریب طبقات میں گندم تقسیم کی جائے ان غریب طبقات میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو حال ہی میں بلقان سے نقل وطن کر کے ترکی پہنچے ہیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) حکومت عراق نے اس سال بصرہ میں صنعتی وزراعتی نمائش کے افتتاح کا انتظام کیا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ بیرونی ممالک کی حکومتیں بھی اس نمائش میں حصہ لیں۔

کابل (بذریعہ ڈاک) روما کے لئے جدید سفیر افغانستان آقا عبدالصمد خان رئیس ادارہ معاہدات وزارت خارجہ کو مقرر کیا گیا ہے آپ اس سے پیشتر سفارت افغانستان متعینہ لنڈن میں سکرٹری کی خدمات بھی سرانجام دے چکے ہیں۔

نانکن ۷ مارچ۔ چین کی مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ بہت جلد تمام ملک میں فوج کی بھرتی شروع کر دی جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی